https://farid.ps/articles/trump_administration_stifling_free_speech/ur.html

ٹرمپ انتظامیہ اور آزادیِ رائے کی کٹوتی

تعارف

امریکی آئین کی پہلی ترمیم آزادیِ رائے کی ضمانت دیتی ہے، جو جمہوریت کا ایک بنیادی ستون ہے، جو بغیر کسی انتقامی خوف کے حکومت پر تنقید اور سیاسی گفتگو کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، 2025 میں، صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ اس حق کو منظم طور پر کمزور کر رہی ہے تاکہ اسرائیل کے مفادات کو ترجیح دی جا سکے، خاص طور پر فلسطینیوں کے خلاف جاری نسل کشی کو تحفظ دینے کے لیے۔ 22 مئی 2025 کو واشنگٹن ڈی سی میں اسرائیلی سفارت خانے کے عملے پر فائرنگ اور محکمہ انصاف (DOJ) کے حکام پام بونڈی اور لیو ٹیریل کی ردعمل، جو پرو-اسرائیل گروپ StopAntisemites@ کے ذریعے بڑھایا گیا، اس رجحان کی مثال دیتا ہے۔ 29 جنوری 2025 کو دستخط کردہ ایگزیکٹو آرڈر 14188 انتظامیہ کے پہلے سے موجود ارادے کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ ناقدین جیسے کہ TikTok انفلوئنسر گائے کرسٹنسن کو نشانہ بنائیں، جن کی ہمت نازی ظلم کے خلاف سوفی شول کی مزاحمت کی عکاسی کرتی ہے۔ اسرائیل کے ایجنڈے کو امریکی آئینی حقوق سے بالاتر رکھ کر، ٹرمپ انتظامیہ اپنے فرض کی خلاف ورزی کرتی ہے، آزادیِ رائے کو دباتی ہے، اور اسرائیل کی نسل کشی کو برداشت کرتی ہے۔

تناظر: واشنگٹن ڈی سی میں فائرنگ اور عوامی گفتگو

22 مئی 2025 کو، ایلیاس روڈریگس، ایک 30 سالہ شکاگو کا رہائشی اور فلسطینی وکالت کرنے والا، نے واشنگٹن ڈی سی کے کیپیٹل یہودی عجائب گھر کے باہر اسرائیلی سفارت خانے کے دو عملے کے ارکان، یارون لشینسکی اور سارہ ملگرم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ روڈریگس نے گرفتاری کے بعد "آزاد، آزاد فلسطین" کا نعرہ لگایا، واضح طور پر اپنے عمل کو غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی سے جوڑ دیا۔ یہ نسل کشی، جس کی دستاویزات ایمنسٹی انٹرنیشنل نے تیار کی ہیں، میں بھوک کی پالیسیوں کے ذریعے دانستہ خاتمہ شامل ہے، جہاں اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گالنٹ نے فلسطینیوں کو "انسانی جانور" کہا اور وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ نے اعلان کیا، "غزہ میں گندم کا ایک دانہ بھی داخل نہیں ہوگا۔" TikTok انفلوئنسر گائے کرسٹنسن نے تشدد کی مذمت کی لیکن اسے سیاق و سباق میں رکھا، اس کا موازنہ 1938 میں ہرشل گرینشپن کے ایک نازی سفارت کار کے قتل سے کیا—ایک مایوس کن عمل جو ظلم سے جنم لیتا ہے۔ گرینشپن کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل کی نسل کشی جیسے منظم ظلم تشدد کو جنم دیتے ہیں، جسے پھر مزید تشدد

کو جواز فراہم کرنے کے لیے استحصال کیا جاتا ہے، جیسا کہ نازی جرمنی نے اسے کرسٹل نائٹ کو شروع کرنے کے لیے استعمال کیا۔ کرسٹنسن، سوفی شول کی طرح، جسے نازی مظالم کی مذمت کرنے پر سزائے موت دی گئی، نے اسرائیل کی نسل کشی کی تنقید کی، لشینسکی کے IDF سے تعلقات اور مسیحی شناخت کو نوٹ کرتے ہوئے اینٹی سیمیٹزم کے دعووں کو چیلنج کیا۔

کرسٹنسن کے بیانات پہلی ترمیم کے تحت محفوظ ہیں۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ **برانڈنبرگ بمقابلہ اوہائیو** (1969) اس تقریر کی حفاظت کرتا ہے جب تک کہ یہ فوری غیر قانونی عمل کو نیت اور امکان کے ساتھ نہ بھڑکائے۔ کرسٹنسن کا مشابہت اور اسرائیل کی نسل کشی کی تنقید—1948 کی نسل کشی کنونشن کے تحت ایک جرم—آئینی حدود کے اندر ہے، جو شول کے اصول پر مبنی اختلاف کی بازگشت کرتا ہے۔

اسرائیلی لابی اور StopAntisemites@ کا کردار

StopAntisemites@، ایک پرو-اسرائیل گروپ، نے 23 مئی 2025 کو ردعمل دیا، کرسٹنسن کے تبصروں کو "دہشت گردی کی تعریف"، "اینٹی سیمیٹک پروپیگنڈا پھیلانے"، اور "یہودیوں کے قتل کی خوشی منانے" کے طور پر لیبل کیا، حالانکہ اس کا فوکس اسرائیل کی نسل کشی کی پالیسیوں پر تھا، نہ کہ یہودی شناخت پر۔ ناقدین کو ڈاکسنگ اور دھمکانے کے لیے مشہور، یہ گروپ امریکی اسرائیل پبلک افیئرز کمیٹی (AIPAC) کے ساتھ منسلک ہے، جو 1960 کی دہائی سے اسرائیل کے مفادات کو ترجیح دیتا رہا ہے، سینیٹر J.W. Fulbright کی تنقید کے باوجود فارن ایجنٹس رجسٹریشن ایکٹ (FARA) کی جانچ سے بچتا رہا ہے۔ AIPAC کا اثر و رسوخ اسرائیل کو اس کی نسل کشی کے لیے جوابدہی سے بچاتا ہے، بشمول گالنٹ کی غیر انسانی بیانات اور سموٹریچ کے بھوک کے حکم نامے، جس سے ایسی پالیسیوں کو فعال کیا جاتا ہے جو ٹرمپ انتظامیہ امریکی آزادیِ رائے کے حقوق پر ترجیح دیتی ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کا اسرائیل-پہلا ایجنڈا: ایگزیکٹو آرڈر 14188 اور DOJ کے اقدامات

ٹرمپ انتظامیہ کا کرسٹنسن پر ہدف بنانا ایک دانستہ اسرائیل-پہلا ایجنڈا کی عکاسی کرتا ہے، جو ایگزیکٹو آرڈر 14188 جیسی پالیسیوں میں جڑا ہوا ہے، جو 29 جنوری 2025 کو فائرنگ سے کئی ماہ قبل دستخط کیا گیا تھا۔ EO 14188 اینٹی سیمیٹزم کی تعریف کو وسعت دیتا ہے تاکہ اسرائیل کی بعض تنقیدوں کو شامل کیا جا سکے، وفاقی ایجنسیوں کو محفوظ تقریر کی تحقیقات اور سزا دینے کا

اختیار دیتا ہے، خاص طور پر کیمپس اور آن لائن پلیٹ فارمز پر۔ اس سے پہلے موجود پالیسی نے DOJ کے حکام لیو ٹیریل اور پام بونڈی کے لیے 23 مئی 2025 کو StopAntisemites@ کے پوسٹ کو بڑھانے کے لیے راہ ہموار کی۔ ٹیریل، سول رائٹس ڈویژن کے اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کے سینئر کونسلر، نے کہا، "تمام سراغوں کا جائزہ لوں گا!" StopAntisemites@ کے بیانیے سے لنک کرتے ہوئے، جبکہ بونڈی، امریکی اٹارنی جنرل، نے جواب دیا، "شکریہ لیو!" ان کے پوسٹس، جو 494.9K اور 1.4M بار دیکھے گئے، ایک ایسی گروپ کی حمایت کرتے ہیں جو اسرائیل کی نسل کشی کا دفاع کرتا ہے جبکہ ناقدین پر وفاقی نگرانی کا اشارہ دیتا ہے، جو EO 14188 کے فریم ورک کے مطابق ہے۔

یہ اسرائیل-پہلا نقطہ نظر DOJ کے رہنما اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے جو **جسٹس مینول** میں درج ہیں، جو جاری تحقیقات کو متعصب کرنے والے بیانات کی ممانعت کرتے ہیں۔ روڈریگس کا مقصد، جو اسرائیل کی نسل کشی سے منسلک ہے، زیر تفتیش ہے، لیکن ٹیریل اور بونڈی کے اقدامات StopAntisemites@ کے فریم ورک کی حمایت کر کے کیس کو متعصب کرنے کا خطرہ رکھتے ہیں۔ ان کا طرز عمل ٹرمپ کی وسیع تر پالیسی کی عکاسی کرتا ہے جو اسرائیل کو ترجیح دیتی ہے—جو 2018 میں یروشلم میں سفارتخانے کی منتقلی، AIPAC کے لیے غیر متزلزل حمایت، اور EO 14188 میں واضح ہے—اسرائیل کے مفادات کو امریکی آئینی تحفظات سے بالاتر رکھتا ہے۔ کرسٹنسن کا اصول پر مبنی موقف، جیسا کہ شول کا، اسرائیل کے مظالم کے خلاف اختلاف کو خاموش کرنے کے لیے ہدف بنایا گیا ہے۔

سیاسی فریمنگ اور AIPAC کا اثر و رسوخ

بہت سے امریکی سیاستدان، خاص طور پر AIPAC سے وابستہ GOP اور MAGA شخصیات جیسے سینیٹر ٹیڈ کروز اور ایوان نمائندگان کی رکن مارجوری ٹیلر گرین، نے فوری طور پر فائرنگ کو مسلم اینٹی سیمیٹک دہشت گردی کے طور پر فریم کیا، حالانکہ روڈریگس مسلم نہیں تھا اور اس کا مقصد واضح طور پر سیاسی تھا—اسرائیل کی نسل کشی کی مخالفت، جو گالنٹ کے "انسانی جانور" طعنہ اور سموٹریچ کی "ایک دانہ گندم بھی نہیں" پالیسی سے نشان زد ہے۔ AIPAC کے اثر و رسوخ سے تقویت یافتہ یہ دانستہ غلط تشریح اس المیے کو فلسطینی وکالت کو بدنام کرنے اور ناقدین کے خلاف سخت اقدامات کو جواز فراہم کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے، جو نازی جرمنی کے گرینشپن کے عمل کو یہودیوں کے خلاف تشدد بڑھانے کے لیے استعمال کرنے کی عکاسی کرتی ہے۔ اس بیانیے کے ساتھ ہم آہنگی کر کے، ٹرمپ انتظامیہ اسرائیل کی شبیہہ کو سچائی پر ترجیح دیتی ہے، جس سے امریکی آزادیِ رائے کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے۔

آزادیِ رائے کو دبانا اور نسل کشی کی اجازت دینا

EO 14188 اور DOJ کے @StopAntisemites کی حمایت کے ذریعے ٹرمپ انتظامیہ کا اسرائیل-پہلا ایجنڈا آزادیِ رائے کو دباتا ہے اور اسرائیل کی نسل کشی کو برداشت کرتا ہے۔ کرسٹنسن کی محفوظ تقریر، جیسا کہ شول کے نازی جرائم کو بے نقاب کرنے والے پمفلٹس، غلط طور پر بیان کی جاتی ہے تاکہ ممکنہ نتائج کو جواز فراہم کیا جا سکے، جو ٹرمپ کے 2019 کے ایگزیکٹو آرڈر پر مبنی ہے جو کیمپس ایکٹوازم کو ہدف بناتا ہے۔ AIPAC کے اثر و رسوخ سے چلنے والی DOJ کی کارروائیاں اسرائیل کی نسل کشی پر گفتگو کو خاموش کرتی ہیں—جو گالنٹ کی غیر انسانی بیانات، سموٹریچ کے بھوک کے حکم نامے، اور ICJ کے ممکنہ نسل کشی کے اعمال کے ابتدائی نتائج سے ثابت ہوتی ہیں۔ اسرائیل کو امریکی حقوق پر ترجیح دے کر، انتظامیہ متنازعہ تقریر کے تحفظ کی پہلی ترمیم کی حفاظت کو کمزور کرتی ہے، جیسا کہ **سنائیڈر بمقابلہ فیلپس** (2011) میں تصدیق کی گئی ہے۔

آئینی مضمرات اور تاریخی متوازیات

آزادیِ رائے کی کٹوتی نازی جرمنی کے حربوں کے متوازی ہے، جہاں گرینشپن کے عمل کو کرسٹل نائٹ کو جواز فراہم کرنے کے لیے استحصال کیا گیا، جس سے تشدد کا ایک چکر چلا۔ اسی طرح، AIPAC کے حمایت یافتہ سیاستدان اور @StopAntisemites روڈریگس کے عمل کو اسرائیل کی نسل کشی پر تنقید کو دبانے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اسے اینٹی سیمیٹزم کے ساتھ ملانے سے اجتماعی الزام کا خطرہ ہوتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کی اسرائیل-پہلا پالیسیاں، EO 14188 سے لے کر DOJ کے اقدامات تک، ایک خوفناک اثر پیدا کرتی ہیں، جو امریکیوں کو گالنٹ اور سموٹریچ کے بیان کردہ مظالم سے نمٹنے سے روکتی ہیں۔ کرسٹنسن کی ہمت، جیسا کہ شول کی، اس آمرانہ رجحان کے خلاف ایک مضبوط دیوار کے طور پر کھڑی ہے، لیکن اسے وفاقی دھمکیوں کا سامنا ہے۔

نتیجہ

ٹرمپ انتظامیہ کا واشنگٹن ڈی سی میں فائرنگ کا ردعمل، ایگزیکٹو آرڈر 14188 کے پہلے سے قائم کردہ فریم ورک اور DOJ حکام کے @StopAntisemites کی حمایت سے رہنمائی کرتا ہے، اسرائیل کے مفادات کو امریکی آئینی حقوق پر دانستہ ترجیح دینے کو ظاہر کرتا ہے۔ گائے کرسٹنسن کی محفوظ تقریر—سوفی شول کی مزاحمت کی طرح—کو ہدف بنانے اور روڈریگس کے عمل کو مسلم اینٹی سیمیٹک دہشت گردی کے طور پر غلط فریم کرنے سے، AIPAC سے متاثرہ انتظامیہ اسرائیل کی نسل کشی کو برداشت کرتی

ہے، جو گالنٹ کے "انسانی جانور" بیانات اور سموٹریچ کی "ایک دانہ گندم بھی نہیں" پالیسی سے نشان زد ہے۔ یہ اقدامات پہلی ترمیم کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ظلم اور تشدد کے چکر کو ہوا دیتے ہیں، اور جمہوریت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ امریکی اقدار کو محفوظ رکھنے کے لیے، انتظامیہ کو اسرائیل کو جوابدہی سے بچانا بند کرنا چاہیے اور نسل کشی کی تنقید کو بنیادی حق کے طور پر تحفظ دینا چاہیے۔

کلیدی حوالہ جات

- **برانڈنبرگ بمقابلہ اوہائیو**، 395 U.S. 444 (1969)
- **سنائیڈر بمقابلہ فیلپس**، 562 U.S. 443 (2011)
- DOJ **جسٹس مینول**: میڈیا تعلقات
- وکی پیڈیا: StopAntisemitism
- وکی پیڈیا: AIPAC
- وکی پیڈیا: ہرشل گرینشپن
- وکی پیڈیا: سوفی شول
- ایمنسٹی انٹرنیشنل: غزہ میں نسل کشی
- ICJ نسل کشی کیس: اسرائیلی بیانات
- ایگزیکٹو آرڈر 14188